انگلش ایڈیشن کے بعد اب اُردو ایڈیشن
آیاتِ قرآنی کی روشنی دل میں اتارنے، ذکر و دعا کی برکتوں سے دارین سنوارنے
اور عبد و معبود کے درمیان تعلقات کی جڑیں مضبوط کرنے کی ایک ادنیٰ کاوش
کتاب الخیر
منتخب سورتیں، مع مسنون اذکار و ادعیہ
مرتب
محمد افروز قادری چریاکوٹی
دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ
شائع کردہ
نعمانی بک ڈپو

تفصیلات

کتاب : **کتاب الخیر** (منتخب سورتوں اور مسنون اَذکار کا مجموعہ)

ترتیب : **محمد افروز قادری چریاکوٹی عفی عنہ**

afrozqadri@gmail.com

نظر ثانی : مفکرِ اسلام علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری۔مدظلہ۔

موضوع : ذکر و دعا کے ساتھ مخلصانہ تعلق کی اُستواری

تحریک : عالم خوش خصال مولانا کمال احمد شمسی، گھوسی، مئو

صفحات : ایک سو بارہ (112)

طبع اوّل : ۱۴۳۹ھ ۔۔۔ 2018ء تعداد (11,00)

قیمت : / روپے

تقسیم کار : نعمانی بک ڈپو، مچھلی منڈی، چریاکوٹ، مئو، یوپی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

جن پر ہونے والے بدترین مظالم کو دیکھ کر یقیناً

آسمان کی آنکھیں بھیگ گئی ہوں گی،

اور زمین کا کلیجا پھٹ گیا ہو گا؛

لیکن وائے سنگ دلی! اگر نہیں بھیگیں تو

۵۷ اِسلامی ممالک کے حکمرانوں کی آنکھیں،

اور نہیں پھٹا تو

حقوقِ انسانیت کے نام نہاد علمبرداروں کا کلیجا۔

اللہ تعالیٰ مرنے والوں پر جنت کے سارے دروازے کھولے

اور بچ جانے والوں پر رحمت و اَمان کے دَروا فرمائے۔ آمین

فہرست مضامین

کلماتِ خیر

از: پیر طریقت، مبلغ اِسلام حضرت علامہ **محمد عبد المبین نعمانی** قادری دامت فیوضہم

نحمدهٗ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبه الکریم
وعلیٰ آلهٖ وصحبهٖ أجمعین ، أما بعد !

ذکر و دعا قربِ خداوندی اور رضاے الٰہی کا بہترین ذریعہ ہیں اور یہ دونوں عمل اِخلاص سے کیے جائیں تو وسیلۂ شرف ہی نہیں، نجات کا بھی سبب ہیں اور دونوں جہان میں سرخروئی کے ضامن۔

بندۂ مومن جب مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے، اَمراض میں مبتلا ہوتا ہے، دنیاوی نقصان اور گھاٹے کا شکار ہوتا ہے تو اسے خدا یاد آتا ہے، اللہ والے یاد آتے ہیں، دفع بلا کے اَذکار اور دعاوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہیے کہ اللہ کا بندہ اپنی حاجت اور ضرورت لے کر آخر جائے کہاں؟ اس کی تو ایک ہی جاے پناہ اور ایک ہی ماویٰ و ملجا ہے، مشکلات کے بند ذکر الٰہی سے بھی ٹوٹتے ہیں اور دل سے نکلنے والی دعاوں سے بھی۔ خداوند قدوس خود قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ (سورۂ نمل: ۲۷/ ۶۲)

(اللہ کے شریک بہتر ہیں) یا وہ (اللہ) جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی اور تمھیں زمین کا وارث کرتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے، بہت ہی کم دھیان کرتے ہو؟۔

اس سے ثابت ہوا کہ جب اللہ ہی مُضطر اور لاچار کی چارہ سازی کرتا ہے تو ہر پریشانی اور حیرانی میں اسی کو یاد کرنا چاہیے اور اسی سے گڑگڑا کر دعائیں مانگنی چاہیے تاکہ سب کے دُکھ درد کو دور کرنے والا اللہ ہمیں بھی مصائب وآلام سے نجات دے اور یہ کہ وہی معبود ہے، کوئی دوسرا نہیں، ہمیں اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔

مارکیٹ میں دعاوں کی بہت ساری کتابیں فروخت ہو رہی ہیں، جن میں کافی تعداد ایسی کتابوں اور مجموعہ ہائے وظائف کی بھی ہے جو غیر مستند روایات اور موضوع فضائل پر مشتمل ہیں، اس لیے اس کی بڑی ضرورت تھی کہ ایک ایسی مستند کتاب منظر عام پر لائی جائے جو مستند روایات پر مشتمل ہو، اور مختصر بھی ہو، تاکہ بہ آسانی اسے ورد میں لایا جاسکے، نیز بریف کیس میں رکھ کر سفر میں بھی ساتھ رکھا جاسکے۔

لہٰذا اسی مقصد خیر کی تکمیل اور آسانی فراہم کرنے کی غرض سے عزیزی **مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی** نے قرآن پاک کی مشہور سورتوں اور مسنون دعاوں کو یک جا کرکے ایک مجموعۂ وظائف تیار کر دیا ہے، جس کا پیارا نام '**کتاب الخیر**' رکھا ہے جو سراپا خیر و برکت بھی ہے اور آلام و مشکلات کے حل کا ایک بہترین وسیلہ بھی۔

مولانا موصوف کی یہ کتاب پہلے قریبًا دو سو صفحات پر مشتمل کیپ ٹاون، ساؤتھ

افریقہ میں بزبان انگریزی شائع ہوکر قبولیت خاص وعام حاصل کرچکی ہے، جس سے حوصلہ پاکر اَب اُردو کے قالب میں ہدیۂ ناظرین کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

اس سے قبل مولانا کی بہت سے اہم علمی، فکری اور اِصلاحی موضوعات پر چار درجن سے زائد کتابیں منظرعام پر آچکی ہیں، انھیں بھی زیرِ مطالعہ رکھیے اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیجیے۔ کتابیں بہترین دوست ہوا کرتی ہیں، یہ کبھی بے وفائی نہیں کرتیں، اور ان کی صحبت بالکل بے ضرر اور بے حد نفع رساں ہوتی ہے؛ لٰہذا علماے اہل سنت کی کتابوں کو پڑھنے کی عادت ڈالیں، اور اللہ توفیق دے تو اپنے گھر کے کسی گوشے کو لائبریری کی شکل دے کر اس میں اہم دینی واصلاحی کتابوں کا ذخیرہ رکھ چھوڑیں، تاکہ آنے والی نسلیں اپنے ایمان وعقیدہ کی حفاظت وصیانت میں اُن سے خاطر خواہ مدد لے سکیں، اورآپ کی یہ سعی آپ کے لیے بہترین صدقہ جاریہ بنے۔

اس مجموعے کو اپنے ورد ووظیفے میں شامل کرنے والوں سے گزارش ہے کہ راقم الحروف اور مولف سلمہ کو اپنی نیک دعاوں میں یاد رکھیں اور اس مجموعۂ خیر وبرکت کو پھیلانے کی کوشش کریں تاکہ مبتلاے آلام کو آرام نصیب ہو اور آپ کو بھی اَجرِ آخرت کا ذخیرہ ہاتھ آئے۔

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

۲۶/ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ۔۔۔۱۸/ ستمبر ۲۰۱۷ء دوشنبہ مبارکہ

آغازِ سخن

الحمد للّٰہ رب العالمین، والعاقبة للمتقین، والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا محمدن النبی الأمیّ الأمین الحلیم الکریم وعلیٰ آلہٖ الطیبین وصحابته المکرمین، أما بعد!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بے پایاں اِحسان وکرم ہے کہ اس نے ہمیں دینِ اِسلام کی آغوش میں پناہ دی، اور تاجدارِ کائنات ﷺ کی غلامی کا شرف عطا کیا۔ نہ اسلام سے بڑھ کر کوئی دولت ونعمت ہے اور نہ غلامیِ مصطفےٰ سے بڑھ کر کوئی سعادت وعزت۔ لہٰذا وہ شخص بڑا خوش بخت ہے جو شجرِ دین سے وابستہ اور کتاب وسنت کے اَحکام پر پورے طور پر عمل پیرا ہے۔

بلاشبہہ دینِ اسلام اللہ کا بتایا ہوا ایک سیدھا راستہ، آسان طریقہ اور مکمل دستورِ حیات ہے، جس کو اختیار کرنے میں دنیا وآخرت کی کامرانیاں پنہاں ہیں۔ یہ ایک ایسی روشن شاہراہ ہے، جہاں رات دن کا کوئی فرق نہیں، اور نہ ہی اس میں کہیں پیچ وخم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو انسانیت کے لیے پسند فرمایا، اور رسول پاک ﷺ کی مبارک زندگی ہی میں اس کی تکمیل فرما دی۔ عقائد، عبادات، معاملات،

اخلاقیات، غرضیکہ جملہ شعبہ ہائے زندگی میں کتاب وسنت کی بھرپور رہنمائی ہمارے لیے موجود ہے۔

ہماری معاشی ومعاشرتی، سماجی وملی اور جسمانی و روحانی جملہ مشکلات کا مداوا اِس دین فطرت کے اندر موجود ہے۔ اور اللہ ورسول کی تعلیمات وہدایات زندگی کے ہر موڑ پر ہماری بہترین رہنما ہیں۔ ان ہدایاتِ ربانی سے ہم نے جب بھی منہ موڑا اور روگردانی کی تو ہمیں منہ کی کھانی پڑی اور طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس لیے خیروسعادت اسی میں ہے کہ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی بتائی ہوئی راہ پر ہم مقدور بھر جادہ پیما رہیں، اور زندگی کے لمحے لمحے کی قدر کرکے دنیا وآخرت دونوں کو خوشگوار بنانے میں اپنا مومنانہ کردار اَدا کریں۔

دُعا کی اهمیت : یہ ایک ناقابل انکار صداقت ہے کہ انسان کی زندگی میں بسا اَوقات کچھ ایسی گھڑیاں آجاتی ہیں، جب وہ دنیاوی ذرائع اور وسائل کی کثرت کے باوجود اپنے آپ کو بے چین، پریشان، بے بس اور مجبورِ محض پاتا ہے اور کسی ایسے سہارے کی تلاش میں ہوتا ہے جو اسے چین اور سکون کی دولت سے مالامال کردے۔ اِسلامی تعلیمات جو زندگی کے ہر شعبے کو محیط ہیں، بے کسی وبے بسی کے اس عالم میں انسانیت کی رہنمائی کرتی دکھائی دیتی ہیں، اور بتاتی ہیں کہ دلوں کا اطمینان صرف یادِ خداوندی میں مست ومشغول رہنے میں ہے اور مشکلات کا حل اسی

صورت میں ممکن ہے جب بارگاہ ربّ العالمین میں دست التجا کو دراز کیا جائے کہ اس کے سوا کوئی مصائب و مشکلات کو ٹالنے والا نہیں، وہی سب کا فریادرس، حاجت روا، اور مشکل کشا ہے۔

ہر چند کہ دنیا کے دیگر مذاہب میں بھی دعا کا یہ تصور موجود رہا ہے؛ مگر حقیقتِ دعا کو اسلام سے بہتر نداز میں کسی دوسرے مذہب نے پیش نہیں کیا؛ کیوں کہ اسلام نے تو دعا کو مغز عبادت بلکہ مستقل عبادت کا درجہ عطا کیا ہے۔ اور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر کسی نے بھی اس کے آداب و ضوابط اور کلمات و صیغے عطا نہیں فرمائے۔

دعا در حقیقت ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو کبھی مایوس نہیں ہونے دیتی۔ اللہ سے بندہ جتنا بھی مانگے وہ خوش ہوتا ہے اور اگر کوئی نہ مانگے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ اس لیے جب کبھی کوئی مشکل پیش آئے، پریشانی لاحق ہو یا مصیبت ٹوٹ پڑے تو اپنے ہاتھوں کو بارگاہ الٰہی میں اٹھائیں اور حضورِ قلب کے ساتھ دعائیں مانگیں اللہ ضرور انھیں شرفِ قبول عطا فرمائے گا۔

شریعتِ اسلامیہ میں عبادت' دراصل اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان مناجات کا نام اور بندے کا اپنے خالق سے قلبی تعلق کا اظہار ہے۔ ایک مسلمان جب اپنی غمی، خوشی اور زندگی کے دیگر معاملات میں اللہ سے رہنمائی حاصل کرتا ہے تو اس کا یہ

تعلق اپنے رب سے اور بھی گہرا ہوجاتا ہے۔ عبادات کا ایک حصہ ان دعاؤں پر مشتمل ہے جو ایک مسلمان چوبیس گھنٹوں میں مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی دی ہوئی رہنمائی کے مطابق بجالاتا ہے اور یقیناً مومن کے لیے سب سے بہترین ذریعہ دعا ہی ہے جس کے توسل سے وہ اپنے رب کو منالیتا ہے اور اپنی دنیا وآخرت کی مشکلات سے نجات پالیتا ہے۔دعا بلا شبہہ مومن کی ڈھال اور شیطانی وسوسوں، حملوں اور نفسانی خواہشات کے خلاف ایک مؤثر ہتھیار ہے۔

کتاب وسنت میں مختلف اوراد و وظائف اور ادعیہ منقول ہیں، جن کا اہتمام ہر مسلمان پر لازم ہے بلکہ اگر اللہ توفیق دے تو انھیں زبانی یاد بھی کرلینا چاہیے؛ کیونکہ ذکر الٰہی قلب وروح کے اطمینان کا باعث، قربِ الٰہی کا وسیلہ، آفات و مصائب سے بچاو کا سبب اور بے پناہ اَجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

ذکر کی اَهمیت : اللہ رب العزت نے روح کو جسم اِنسانی کا حصہ بنایا ہے۔بڑے دکھ کی بات یہ ہے کہ ایک انسان اپنے جسم کی غذا کا بندوبست کرنے کے لیے توصبح وشام سرگرداں دکھائی دیتا ہے؛ لیکن اپنی روح کی غذا کی کوئی فکر نہیں کرتا۔ حالاں کہ جسم کی توانائی سے روح کی توانائی کہیں زیادہ اَہمیت کی حامل ہے۔جس طرح جسم کو غذا نہ ملے یا ناقص غذا ملے تو جسم بیمار ہوجاتا ہے، اسی طرح روح بھی غذا نہ ملنے یا ناقص غذا ملنے کے باعث بیمار ہوجاتی ہے۔جسم کی بیماری صرف دنیا کی بربادی

کا سبب ہوتی ہے، جب کہ روح کی بیماری دنیا و آخرت دونوں کی بربادی کا سبب بنتی ہے۔ جسم کا روگ طبیبوں کے نسخہ جات سے دور کیا جاتا ہے، جب کہ قلب وروح کا روگ اہل اللہ کی توجہ اور ذکر اللہ کی مداومت سے دور ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۔(سورۂ رعد:۲۸/۱۳)

(یقیناً اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان وسکون نصیب ہوتا ہے)

بلا شبہہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اطمینانِ قلب اور راحت جاں کا سبب ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار اپنے ارشادات سے نہ صرف ذکر اللہ کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے بلکہ خود آپ کا اپنا معمول یہ تھا کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں :

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

(صحیح بخاری:۲۷/۳حدیث:۱۹۔۔۔صحیح مسلم:۱۹۴/۱حدیث:۸۵۲)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت اور ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

ذِکْر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معانی یاد کرنا، یاد تازہ کرنا، کسی شئے کو بار بار ذہن میں لانا، کسی چیز کو دہرانا اور دل و زبان سے یاد کرنا ہیں۔ ذکر الٰہی سے مراد یادِ

الٰہی ہے۔ ذکر کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اور ہر حالت میں، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے اپنے معبودِ حقیقی کو یاد رکھے اور اس کی یاد سے کبھی غفلت نہ برتے۔

ذکر الٰہی ہر عبادت کی اصل ہے۔ تمام جنوّں اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد عبادتِ الٰہی ہے اور تمام عبادات کا مقصودِ اصلی یادِ الٰہی ہے۔ اگر آپ غور و فکر سے کام لیں تو معلوم ہو گا کہ کوئی عبادت اور کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی یاد سے خالی نہیں۔

غور فرمائیں کہ سب سے پہلی فرض عبادت نماز کا بھی یہی مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو دوام حاصل ہو اور وہ ہمہ وقت جاری رہے۔ یوں ہی نفسانی خواہشات کو مقررہ وقت کے لیے روکے رکھنے کا نام روزہ ہے۔ جس کا مقصد دل کو ذکر الٰہی کی طرف راغب کرنا ہے۔ روزہ نفس انسانی میں پاکیزگی پیدا کرتا ہے اور دل کی زمین کو ہموار کرتا ہے تاکہ اس میں یاد الٰہی کا ظہور و نفوذ ہو۔

یوں ہی قرآن حکیم پڑھنا افضل ہے؛ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سارے کا سارا اسی کے ذکر سے بھرا ہوا ہے، اس کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے ذکر کو تر و تازہ رکھتی ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام عبادات کی اصل ذکرِ الٰہی ہے اور ہر عبادت کسی نہ کسی صورت میں یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ مردِ مومن کی یہ پہچان ہے کہ وہ جب بھی کوئی نیک عمل کرے تو اس کا مطمعِ نظر اور نصب العین فقط رضائے الٰہی کا حصول ہونا چاہیے۔ یوں ذکرِ الٰہی رضائے الٰہی کا زینہ قرار پاتا ہے۔ اس اہمیت کے پیشِ نظر قرآن و سنت میں جابجا ذکر

الٰہی کی تاکید کی گئی ہے۔ کثرت ذکر' محبت الٰہی کا اوّلین تقاضا ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ وہ اس چیز کو ہمیشہ یاد کرتا ہے جس کے ساتھ اس کا لگاو کی حد تک گہرا تعلق ہو۔ وہ کسی صورت میں بھی اسے بھلانے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

لٰہذا ایک مردِ مسلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت ذکر واذ کار، اور مسنون دعاؤں کا اہتمام کرے نیز قرآن کی تلاوت میں خود کو مشغول رکھے۔ اگر ایک مسلمان اپنے روز وشب مسنون انداز میں گزارنے کی کوشش کرے تو ہر لحظہ اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہے گا، اور بالآخر اس کا سونا جاگنا اور کھانا پینا بھی عبادت شمار ہوگا۔ تجربات شاہد ہیں کہ مسنون اَدعیہ اور ذکر اَذ کار نہ صرف مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہنے کا بہت بڑا سبب ہیں بلکہ شیاطین اور شریر جن وانس سے محفوظ رہنے کا ایک ایسا تعویذ ہیں جو مختلف مواقع پر انسان کی رہنمائی کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ اوراد واذ کار مسلمان کا مضبوط قلعہ ہیں، جن کی بدولت انسان نفسانی خواہشات، دلوں کی کجی اور شیطانی تسلط سے محفوظ رہتا ہے، نیز اوراد واذ کار اور روز مرہ دعاوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، شیطانی تسلط کا زور ٹوٹتا ہے، بے لگام خواہشات کا خاتمہ ہوتا ہے اور دلوں کو روحانیت اور طمانیت کا نور حاصل ہوتا ہے۔ اِنسانی اصلاح، تزکیۂ نفس اور تقویٰ وللٰہیت کے دوام واستحکام کے لیے کتاب وسنت میں ذکر اور مسنون اَدعیہ کی خاص تاکید ہے۔ اسی

اہمیت کے پیش نظر ائمہ محدثین اور علماے سلف نے اذکار و ادعیہ کے ابواب کتب احادیث میں باقاعدگی سے قائم کیے ہیں اور اذکار واوراد کے حصول کی آسانی کے لیے الگ الگ تصانیف بھی یادگار چھوڑی ہیں۔

یہ 'کتاب الخیر' دراصل اسی سلسلہ خیر میں حصہ ڈالنے کی ایک ادنیٰ سی کاوش ہے۔ یہ کتاب اَصلاً کیپ ٹاؤن (ساؤتھ افریقہ) کے باشندوں کے لیے فقیر قادری نے انگریزی زبان میں لکھی تھی، جسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا، زیر وظیفہ رکھا گیا، اور اس کے ہزارہا ہزار نسخے چھپے بٹے۔ نوجوانوں کے اندر اس کتاب کے حوالے سے خصوصیت کے ساتھ بیداری پائی گئی، اُن کے سینے قرآن کی منتخب اہم سورتوں سے منور ہوگئے، اور صبح وشام کے اَوراد واَذکار اُن کے معمولات کا حصہ بن گئے۔ اَمر واقعہ یہ ہے کہ آج شاید ہی کوئی گھر اور مسجد ایسی ہو جس میں اس کتاب کے چند ایک نسخے موجود نہ ہوں۔

اس کتاب کی بحمد اللہ بے پایاں مقبولیت کو دیکھ کر خیال آیا کہ اسے اُردو زبان میں بھی منتقل کرنا چاہیے؛ تاکہ ہمارے اردو داں نوجوان بھی اپنے سینہ ودل کو قرآن کی اِن منتخب سورتوں اور مسنون اوراد ووظائف سے معمور کرسکیں۔

آج کا دور فتنوں کا دور ہے۔ ہر طرف اِلحاد وبے دینی کی تیز وتند ہوائیں چل رہی ہیں۔ دین پر جمے رہنا اتنا ہی مشکل ہوگیا ہے جتنا انگارے پر کھڑے رہنا۔ ایسے دور

میں داعیانِ دین کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے کہ وہ لوگوں کو بے دینی سے بچانے اور دینی اقدار پر جمائے رکھنے کیلیے موثر اور متنوع اقدام کریں۔

چھوٹی سائز میں کتاب لانے کا مقصد یہ ہے کہ اسے ہمہ وقت ساتھ رکھا جائے، اس میں لکھی گئی سورتوں کو یاد کر لیا جائے اور زندگی کے ہر موڑ پر کام آنے والے اِن اذکار واَدعیہ کو حسب موقع ومحل ورد میں رکھا جائے۔ ہو سکے تو اپنے عزیز واقارب کے ایصالِ ثواب کے لیے بھی اسے چھپوا کر زیادہ سے زیادہ تقسیم کرائیں۔

اللہ جل مجدہ الکریم اس حقیر کاوش کو محض اپنی رضا وخوشنودی کے لیے قبول ومنظور فرمائے۔ ہمیں اپنی اور اپنے پیارے محبوب ﷺ کی خوشنودی کے حصول میں کوشاں، نیز زندگی کی گھڑیوں کو طاعت وبندگی کے انوار سے تاباں بنائے رکھے۔اس عاجزانہ کوشش کو میری، میرے والدین، میرے اَساتذہ اور میرے مخلص احباب کی نجات کا ذریعہ بنائے۔اور بیش از بیش لوگوں کو اس سے فیض یاب ہونے کی توفیق بخشے۔آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ سیدنا محمد النبی الامین الحلیم الکریم علیہ وعلیٰ آلہ وصحابتہ اکرم الصلوٰۃ وافضل التسلیم۔

خادم کتاب وسنت

محمد افروز قادری چریاکوٹی

سہ شنبہ، ۱۳/ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ۔۔۔۵/ ستمبر ۲۰۱۷ء

سورۂ فاتحہ کی اہمیت وفضیلت

سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کا دیباچہ وخلاصہ ہے اور بڑی ہی فضیلتوں کی جامع سورت۔ اس کے بہت سے نام ہیں اور ہر نام سے اس کی فضیلت وعظمت عیاں ہے۔

حدیث: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز نبی رحمت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمھیں ایک ایسی سورت کی خبر نہ دوں جس کی مانند کوئی دوسری سورت نہ قرآن میں ہے اور نہ توریت، انجیل، اورزبور میں۔ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، یارسول اللہ ﷺ ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اپنی نماز کا آغاز کرتے وقت تم کون سی سورت پڑھتے ہو؟ چنانچہ میں نے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ہاں، یہی ہے، یہی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل: ۲۱۱۳۳)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں قرآن کی ایک عظیم وجلیل سورت کے بارے میں نہ بتاؤں؟۔ پھر آپ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ (تمام تعریف اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے)۔(سنن نسائی: ۷۹۵۷)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید بن معلی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: سنو! میں تم کو مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت کی تعلیم دوں گا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم نے باہر نکلنے کا اِرادہ کیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ آپ قرآن کی سب سے عظیم سورت کی تعلیم دیں گے تو آپ نے فرمایا: الحمدُ للہِ ربِّ العٰلَمین یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔(صحیح بخاری: ۴۴۷۴)

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ

نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ﴿۷﴾

آیۃ الکرسی کی اہمیت وفضیلت

آیۃُ الکرسی سورۂ بقرہ (۲:۲۵۵) کی ایک عظیم آیت ہے جسے بعض علمانے اسم اعظم کی امین بھی قرار دیاہے۔اس کے فضائل ومناقب بھی بہت ہیں۔

حدیث: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے مجھ سے پوچھا، اچھایہ بتاؤ کہ قرآن کریم میں سب سے عظیم وجلیل آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ ورسول ہی بہتر جانیں۔ پھر آپ نے یہ سوال کئی بار دہراکر جواب عنایت فرمایاکہ وہ 'آیۃ الکرسی' ہے۔(مسند احمد:۲۱۳۱۵... مسند ابوعوانہ:۴۸۳)

حدیث: جوشخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیاکرے تواس کے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان 'موت' کے سواکوئی چیز رکاوٹ نہ ہوگی (یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہوجائے گا)۔(سنن نسائی کبریٰ: ۹۹۲۸)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان میں زکوٰۃ کے غلے کی حفاظت پر مجھے مامور فرمایا۔ جب رات ہوئی توایک چور آیااور زکوٰۃ کے مال کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بٹورنے لگا۔ میں نے اسے پکڑلیا اور کہاکہ کل ہوکرتمھیں عدالت رسالت میں پیش کروں گا۔اس کے بعد حضرت ابوہریرہ نے پوراواقعہ بیان کرکے فرمایاکہ اخیر میں اس چورنے کہا کہ مجھے چھوڑدو میں تمھیں ایک عمل بتاتا ہوں اوروہ یہ کہ جب تم بستر پر جاؤ توآیۃ الکرسی پڑھ لیاکرو، ایک خدائی محافظ رات بھر تمھاری نگہبانی کرے گا اور شیطان کسی صورت تم تک نہ پہنچ سکے گا۔یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایاکہ اس رات والے چورنے تم کوسچی بات بتائی، ہرچندکہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے اور وہ کوئی اور نہیں خود شیطان تھا۔(سنن نسائی:۱۰۷۹۶)

اٰیَۃُ الْکُرْسِیّ

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا
الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ
عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ
وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

سورۂ کہف کی اہمیت و فضیلت

سورۂ کہف قرآن مجید کی اٹھارہویں سورت ہے۔ایک روایت میں آتا ہے کہ جس وقت یہ نازل ہوئی، سترہزار (۷۰،۰۰۰) فرشتے بھی (اِس کے اِعزاز میں) اس کے ساتھ نازل ہوئے اور یہ سورت **مکمل** نازل ہوئی۔(مسند فردوس دیلمی:۶۸۱۲۔۔۔جامع الاحادیث سیوطی:۲۴۷۴۶)

حدیث: جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں (یا تین آیتیں) یا اَخیر کی دس آیتیں یاد کرلے، وہ دجال اور اس کے فتنوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔(سنن ابوداؤد: ۴۳۲۳ ۔۔۔سنن کبریٰ نسائی:۱۰۷۱۸۔۔۔سنن ترمذی:۲۸۸۶)

حدیث: جو شخص جمعہ کی رات کو سورۂ کہف کی تلاوت کرے، وہ اس کے لیے اس کے مقام سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور ہوجائے گی۔اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور کو روشن کردیاجائے گا۔(سنن نسائی: ۱۰۷۲۲ ۔۔۔شعب الایمان بیہقی:۲۴۴۴)

حدیث: حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے گھر میں سورۂ کہف کی تلاوت کی، وہاں ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا، وہ تلاوت سن کر خوشی سے اپنے پیر اور گردن کو ہلانے لگا، اور ایک بادل اُن کے گھر پر آکر سایہ فگن ہوگیا۔ انھوں نے اس کا ذکر رحمت دوعالم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ’سورۂ کہف پڑھا کرو، کیوں کہ یہ سکینہ ہے یعنی اس سے سکون ملتا ہے۔(صحیح بخاری:۴۸۳۹۔۔۔مسلم:۷۹۵)

حدیث: جس شخص نے سورۂ کہف کو اس طرح پڑھا جس طرح وہ نازل ہوئی ہے تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوجائے گی۔(مستدرک حاکم۔کنزالعمال:۳۶۱۰)

سُوْرَۃُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ
عِوَجًا ۜ﴿۱﴾ سکتہ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ يُبَشِّرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
حَسَنًا ﴿۲﴾ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّ يُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ
اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآىِٕهِمْ ؕ كَبُرَتْ
كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾
فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا
الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا

لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا

صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ

الرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى

الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ

اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ

عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا

لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ

فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطْنَا عَلٰى

قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ

نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ

بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذِ

اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ

يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ

مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ

ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ

فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَ

تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ

ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ

اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ

مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ

قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ

هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ

بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَ لْیَتَلَطَّفْ وَ لَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ

اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَ

لَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ لِیَعْلَمُوْۤا

اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا ۚۖ اِذْ

یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ

رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ

لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ

رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا

بِالْغَیْبِ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ

اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ فَلَا تُمَارِ فِیْهِمْ اِلَّا

مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَ لَا

تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَ

اذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَ قُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ

مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ

ازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

مِنْ وَّلِیٍّ ۫ وَّ لَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ

اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ

یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا

تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ لَا تُطِعْ

مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ

فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّ

مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ
سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِی
الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝۲۹ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ
عَمَلًا ۝۳۰ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ
الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ
ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى
الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝۳۱ وَ اضْرِبْ
لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ
حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝۳۲ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ
اٰتَتْ اُكُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝۳۳ۙ
وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ

مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ

قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ

قَآىِٕمَةً ۙ وَّ لَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّاۡ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ

لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا

شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ

وَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّیْۤ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ یُرْسِلَ

عَلَیْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ

یُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِیْطَ

بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ كَفَّیْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِیْهَا وَ هِیَ خَاوِیَةٌ

عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ

لَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ

مُنْتَصِرًاؕ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّ

خَیْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ

هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا﴿۴۵﴾

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ

خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا﴿۴۶﴾ وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ

وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ

اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا

خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ز بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ

مَّوْعِدًا﴿۴۸﴾ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ

مِمَّا فِیْهِ وَ یَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ

صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا
حَاضِرًا ؕ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ
فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ
دُوْنِيْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ
اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪
وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ
وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا
اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَ لَقَدْ
صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ كَانَ
الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا

اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ یَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ

سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَ مَا نُرْسِلُ

الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ

اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ

عَنْهَا وَ نَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً

اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى

فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ

یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ

مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ الْقُرٰۤى

اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذْ قَالَ

مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ

اَمۡضِیَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجۡمَعَ بَیۡنِهِمَا نَسِیَا حُوۡتَهُمَا

فَاتَّخَذَ سَبِیۡلَهٗ فِی الۡبَحۡرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ

اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدۡ لَقِیۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ

اَرَءَیۡتَ اِذۡ اَوَیۡنَاۤ اِلَی الصَّخۡرَةِ فَاِنِّیۡ نَسِیۡتُ الۡحُوۡتَ ۫ وَ مَاۤ

اَنۡسٰنِیۡهُ اِلَّا الشَّیۡطٰنُ اَنۡ اَذۡکُرَهٗ ۚ وَ اتَّخَذَ سَبِیۡلَهٗ فِی

الۡبَحۡرِ ٭ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبۡغِ ٭ۖ فَارۡتَدَّا عَلٰۤی

اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَیۡنٰهُ رَحۡمَةً

مِّنۡ عِنۡدِنَا وَ عَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰی هَلۡ

اَتَّبِعُکَ عَلٰۤی اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّکَ لَنۡ

تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۶۷﴾ وَ کَیۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰی مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ

خُبۡرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَاۤ اَعۡصِیۡ لَکَ

اَمۡرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِیۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ عَنۡ شَیۡءٍ حَتّٰۤی

اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ فَانْطَلَقَا ٙ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِی
السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ
جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ
صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ
اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٙ حَتّٰۤى اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ
اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ
سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ
لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا ٙ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ
اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ
یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ
هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ

تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ

يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ

يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا﴿۷۹﴾ وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ

مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا﴿۸۰﴾ۚ فَاَرَدْنَاۤ

اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا﴿۸۱﴾ وَ اَمَّا

الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ

كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ

اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖۗ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَ مَا

فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ

صَبْرًا﴿۸۲﴾ؕ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا

عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا﴿۸۳﴾ؕ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنْ

كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا﴿۸۴﴾ۙ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا

قَوْمًا ؕ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ

فِیْهِمْ حُسْنًا﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ

اِلٰى رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ

صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ اِ۟لْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا

یُسْرًا﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ﴿۹۰﴾

كَذٰلِكَ ؕ وَ قَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَیْهِ خُبْرًا﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا﴿۹۲﴾

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا

یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا﴿۹۳﴾ قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ

مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى

اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ سَدًّا﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ

خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًاۙ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِیْ

زُبَرَ الْحَدِیْدِؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْاؕ

حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًاۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًاؕ﴿۹۶﴾ فَمَا

اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا

رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَۚ وَ كَانَ

وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّاؕ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ

نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا﴿۹۹﴾ وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ

یَوْمَىٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَاۙ﴿۱۰۰﴾ اِلَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ

غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا﴿۱۰۱﴾

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ

اَوْلِیَآءَؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًاؕ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا﴿۱۰۴﴾

اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىٕهٖ فَحَبِطَتْ

اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ

جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْۤا اٰيٰتِیْ وَ رُسُلِیْ

هُزُوًا﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ

جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

عَنْهَا حِوَلًا﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ

الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا﴿۱۰۹﴾

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا

يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا﴿۱۱۰﴾

سورۂ سجدہ کی اہمیت و فضیلت

سورۂ سجدہ قرآن مجید کی بتیسویں سورت ہے۔ یہ سورت فضیلت و کرامت کے اعتبار سے سورۂ ملک کے بہت مماثل ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک کی تلاوت نہ فرمالیں۔(سنن ترمذی:۲۸۹۲۔۔۔مشکوٰۃ المصابیح:۲۱۵۵)

حدیث: یہ حدیث بھی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک اپنے اندر قرآن کی دیگر سورتوں کے مقابلے میں ساٹھ یا ستر گنا زیادہ ثواب رکھتی ہیں۔ (سنن ترمذی:۲۸۹۲۔۔۔مشکوٰۃ:ص۱۸۹)

حدیث: حضرت خالد بن معدان بیان کرتے ہیں کہ نجات دلانے والی سورت یعنی سورۂ سجدہ کی تلاوت کیا کرو؛کیوں کہ میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا ہے کہ وہ بڑے بڑے گناہ کیا کرتا تھا، مگر ساتھ ہی وہ صرف سورۂ سجدہ کی تلاوت کا معمول بھی رکھتا تھا، تو(کل قیامت کے دن)یہ سورت اس شخص کے اوپر سایہ فگن ہوگی اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گی :

اے میرے پروردگار!اسے بخش دے؛ کیوں کہ یہ اکثر میری تلاوت کیا کرتا تھا۔پروردگار عالم اس کی درخواست قبول کرکے ارشاد فرمائے گا:اس کے ہر گناہ کے بدلے اس کے حق میں ایک نیکی لکھو، اور ایک درجہ بلند کردو۔(سنن دارمی:۲۱۴۴۔۔۔ مشکوٰۃ المصابیح:۲۱۷۶)

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢﴾ اَمْ

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣﴾ اَللّٰهُ

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا

شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى

الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا

تَعُدُّوْنَ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ

الرَّحِيْمُ ﴿٦﴾ لا الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ

الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۟ۚ۷ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ

مَّهِيْنٍ ۟ۚ۸ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ

السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَ

قَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ بَلْ

هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ

الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۟۱۱ وَلَوْ تَرٰۤى

اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ

اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَ

لَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳ فَذُوْقُوْا

بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا

عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۴ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا

الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ

رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ

الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا

رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ

قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا

كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ

یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ

النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ

الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا

مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىٕهٖ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ
اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۳﴾ وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا
صَبَرُوْا ﱡ وَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَفْصِلُ
بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَ لَمْ
یَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ
مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾
اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ
بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا
یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا
اِیْمَانُهُمْ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ
اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

سورۂ یٰسٓ کی اہمیت وفضیلت

سورۂ یٰسٓ قرآن مجید کی چھتیسویں سورت ہے۔ حدیث صحیح کے مطابق اسے قرآن حکیم کا 'دل' کہا گیا ہے۔ اس کی برکتیں اور اس کے فضائل بے شمار ہیں۔

حدیث: جو شخص سورۂ یٰسٓ کو محض رضائے الٰہی کے لیے پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (شعب الایمان بیہقی: ۲۲۳۱)

حدیث: سورۂ یٰس کا ایک بار پڑھنا دس مرتبہ قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے۔ (یعنی ایک بار یٰس پڑھنے سے دس قرآن ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے)؛ (سنن ترمذی: ۲۸۸۷... کنز العمال: ۲۶۲۴)

حدیث: جو شخص ہر رات سورۂ یٰس کی تلاوت کرے، تو مرتے وقت اسے درجۂ شہادت سے سرفراز کیا جائے گا۔ (معجم اَوسط طبرانی: ۷۰۱۸)

حدیث: روایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ دن شروع ہوتے وقت سورۂ یٰس کا پڑھ لینا پورے دن کے کام کو آسان کر دیتا ہے۔ یوں ہی شام کے وقت اس کی تلاوت پوری رات کو اگلے دن تک سکون وراحت عطا کر دیتی ہے۔ (سنن دارمی: ۳۴۶۲)

حدیث: اپنے مردوں کے پاس سورۂ یٰس پڑھو یعنی وہ جب قریب المرگ ہوں۔ (سنن ابوداؤد: ۳۱۲۱)

علاوہ بریں علما ومشائخ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ جس سخت کام کے وقت یہ پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دیتا ہے۔ مرنے والے کے سامنے جب اس کی تلاوت ہوتی ہے تو رحمت وبرکت نازل ہوتی ہے اور روح آسانی سے نکل جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سُوْرَةُ یٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳﴾

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۵﴾

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ

الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ

اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ

جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ

اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ

اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ

اٰثَارَهُمْ ؕ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ وَ اضْرِبْ

لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ

اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَ مَاۤ

اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا

رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ

الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا

لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا

طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا

وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَا لِيَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَ اِلَيْهِ

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ

بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّ لَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْۤ

اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا

غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا

عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا

مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ

خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ

اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا

جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَيۡتَةُ ۖۚ

اَحۡيَيۡنٰهَا وَ اَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبًّا فَمِنۡهُ يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلۡنَا

فِيۡهَا جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ وَّ فَجَّرۡنَا فِيۡهَا مِنَ

الۡعُيُوۡنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاۡكُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتۡهُ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ اَفَلَا

يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ

الۡاَرۡضُ وَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَ مِمَّا لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ

الَّيۡلُ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ الشَّمۡسُ

تَجۡرِىۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۳۸﴾ وَ

الۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِيۡمِ ﴿۳۹﴾ لَا

الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَ لَا الَّيۡلُ سَابِقُ

النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا

ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۴۱﴾ وَ خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ

مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا

هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا

قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا

عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ

اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ

اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا

يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نُفِخَ

فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتہ هٰذَا مَا وَعَدَ

الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً

وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا

تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ

اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا

فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ

رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَ امْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ

اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ

اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ

جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ

اَیۡدِیۡهِمۡ وَ تَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۶۵﴾ وَ لَوۡ

نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤی اَعۡیُنِهِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی

یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ وَ لَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰی مَکَانَتِهِمۡ فَمَا

اسۡتَطَاعُوۡا مُضِیًّا وَّ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَکِّسۡهُ

فِی الۡخَلۡقِ اَفَلَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾ وَ مَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَ مَا

یَنۡۢبَغِیۡ لَهٗ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ وَّ قُرۡاٰنٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۹﴾ لِّیُنۡذِرَ مَنۡ

کَانَ حَیًّا وَّ یَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۷۰﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّا

خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّمَّا عَمِلَتۡ اَیۡدِیۡنَاۤ اَنۡعَامًا فَهُمۡ لَهَا مٰلِکُوۡنَ ﴿۷۱﴾

وَ ذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَکُوۡبُهُمۡ وَ مِنۡهَا یَاۡکُلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ

لَهُمۡ فِیۡهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ اَفَلَا یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ وَ

اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۷۴﴾ؕ لَا

یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ نَصۡرَهُمۡ ۙ وَ هُمۡ لَهُمۡ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا

يُعْلِنُوْنَ۝۷۶ اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ

فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝۷۷ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ

قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ۝۷۸ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ

اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۙ۝۷۹ اِۨلَّذِيْ

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ

تُوْقِدُوْنَ ۝۸۰ اَوَ لَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَ هُوَ الْخَلّٰقُ

الْعَلِيْمُ۝۸۱ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ

كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۸۲ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ

وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۸۳

سورۂ دخان کی اہمیت وفضیلت

سورۂ دخان قرآن حکیم کی چوالیسویں سورت ہے۔ اس کی تلاوت اپنے اندر بڑی برکتیں رکھتی ہے۔ جس کو اس کی اہمیت وکرامت کا اندازہ ہوگا وہ کبھی اس کی تلاوت سے خود کو محروم نہ رکھے گا؛ کیوں کہ مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشادِ ہدایت بنیاد ہے :

حدیث: جو شخص حم (سورۂ دخان) جمعہ مبارکہ کی رات کو پڑھتا ہے وہ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ (سنن ترمذی:۲۸۸۹)

حدیث: جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن حم (سورۂ دخان) کی تلاوت کرے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس خوش نصیب کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا۔ (معجم کبیر طبرانی:۷۹۵۲)

حدیث: جو شخص رات میں سورۂ دخان کی تلاوت کرے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعاے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (سنن ترمذی:۲۸۸۸)

اندازہ فرمائیں کہ ہم تو چین کی نیند سو رہے ہوتے ہیں اور سورۂ دخان کی برکت ستر ہزار فرشتوں سے ہمارے حق میں دعاے مغفرت کروا رہی ہوتی ہے۔ اللہ جل مجدہ ہم سب کو تاحیات اس عمل خیر کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اور قرآن کی تلاوت کو ہماری اور ہمارے بچوں کی زندگی کا معمول بنادے۔ آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین الحلیم الکریم ﷺ

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ۙ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا
كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ﴿۳﴾ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ﴿۴﴾ۙ اَمْرًا مِّنْ
عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ﴿۵﴾ۚ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶﴾ۙ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۘ
اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿۷﴾ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ رَبُّكُمْ
وَ رَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۸﴾ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾
فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾ۙ یَّغْشَى
النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ
اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا

كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّكُمْ عَآىِٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ نَبْطِشُ

الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ

قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْۤا اِلَیَّ

عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى

اللّٰهِ ۚ اِنِّیْۤ اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹﴾ وَ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ

رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ

بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ

اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾

وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ ﴿۲۷﴾

كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ

السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَ لَقَدْ نَجَّيْنَا

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ

كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا

مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى

وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

اَهْلَكْنٰهُمْ ؗ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا

بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّ

لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ

الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ﴿۴۴﴾

كَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۶﴾

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ

رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ

الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ

فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۵۱﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۵۲﴾ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ

سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ

زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۵۴﴾ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

اٰمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ

وَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ

یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

سورۂ رحمٰن کی اہمیت وفضیلت

سورۂ رحمٰن قرآن مجید کی پچپنویں سورت ہے۔ یہ سورت اللہ کے اَسمائے حسنیٰ میں سے ایک خوبصورت نام 'الرحمٰن' سے معنون و منسوب ہے۔ یہ سورت ہمیں اللہ کی نعمتوں کو برابر یاد رکھنے کی تاکید اور اس سے کبھی غفلت نہ برتنے کی تنبیہ کرتی ہے۔ اس سورت میں کئی بار پروردگار نے 'پھر بھلا تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے!' کے ذریعہ ہمیں اپنی نعمتیں یاد دلائی ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری زندگی کا لمحہ لمحہ اس کریم پروردگار کی شکر گزاری اور طاعت و بندگی میں گزرے۔

حدیث: حضرت جابر سے مروی کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے سامنے تشریف لائے اور سورۂ رحمٰن کی اول سے آخر تک تلاوت فرمائی۔ صحابہ کرام چپ چاپ سنتے رہے۔ اس پر رسولِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تم سے جنّات ہی جواب دینے میں اچھے رہے کہ میں نے جب اُن کے سامنے اس کی تلاوت کی تو میں جب کبھی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑھتا تو وہ کہتے: لا بشئ من نِعَم ربنا نکذب فلک الحمد یعنی اے پروردگار! ہم تیری نعمتوں میں سے کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے، اور تیرے ہی لیے ساری تعریفیں ہیں۔ (سنن ترمذی: ۳۲۹۱۔۔۔ مشکوٰۃ المصابیح: ۸۶۱)

یہ سورت حسن عبارت اور حسن طرز کے لحاظ سے قرآن پاک کی زینت ہے۔ اس سورت کی تلاوت میں ایسا اَثر ہے کہ سننے والے پر بے حد خاموشی اور رقت طاری ہوجاتی ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ یہ سورت اپنے حسن عبارت اور عمدہ طرزِ اَدا میں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ اور مزین ہے۔

حدیث: اسی لیے حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ 'ہر چیز کے لیے ایک زینت ہوتی ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمن ہے'۔ (شعب الایمان بیہقی: ۲۲۶۵۔۔۔ مشکوٰۃ المصابیح: ۲۱۸۰۔۔۔ تفسیر در منثور، سیوطی: ۷/ ۶۹۰)

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ

الْبَیَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۪﴿۵﴾ وَّ النَّجْمُ وَ

الشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَ ۙ﴿۷﴾

اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا

تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾ فِیْهَا

فَاكِهَةٌ ۪ۙ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۖ﴿۱۱﴾ وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

وَ الرَّیْحَانُ ۚ﴿۱۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ﴿۱۴﴾ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ

مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ

الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿۱۹﴾ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا

یَبْغِیٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا

اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَ لَهُ

الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّ یَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ

ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِکْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

یَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ

اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا

تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ

السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفۡنَانٍ ﴿۴۸﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیۡهِمَا عَیۡنٰنِ تَجۡرِیٰنِ ﴿۵۰﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیۡهِمَا مِنۡ کُلِّ فَاکِهَةٍ

زَوۡجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّکِـِٕیۡنَ عَلٰی

فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ ؕ وَجَنَا الۡجَنَّتَیۡنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ ۙ

لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ کَاَنَّهُنَّ الۡیَاقُوۡتُ وَالۡمَرۡجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَیِّ

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا

الۡاِحۡسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَ مِنۡ دُوۡنِهِمَا

جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدۡهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِیۡہِمَا عَیۡنٰنِ

نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیۡہِمَا

فَاکِہَۃٌ وَّ نَخۡلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾

فِیۡہِنَّ خَیۡرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾

حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمۡ یَطۡمِثۡہُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَہُمۡ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّکِـِٕیۡنَ عَلٰی رَفۡرَفٍ

خُضۡرٍ وَّ عَبۡقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَکَ اسۡمُ رَبِّکَ ذِی الۡجَلٰلِ وَ

الۡاِکۡرَامِ ﴿۷۸﴾

سورۂ واقعہ کی اہمیت و فضیلت

سورۂ واقعہ قرآن مجید کی چھپنویں سورت ہے۔ یہ سورت بھی اپنے اندر بڑی عظمت وبرکت رکھتی ہے، خصوصًا وہ لوگ جنھیں غربت واَفلاس نے نڈھال کر رکھا ہے، فقروفاقہ نے جن کے گھروں میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں اور تنگی رزق سے وہ پریشان ہیں ان کے لیے یہ سورت اُمید کا ایک چراغ ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کو 'سورۃ الغِنیٰ' بھی کہا جاتا ہے۔ اس لیے اس کی تلاوت ہمیں خود بھی کرنی چاہیے اور اپنے اہل خانہ کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

حدیث: جو شخص ہر رات سورۂ واقعہ کی تلاوت کرتا ہے، غربت ومحتاجی کبھی اس کے دروازے پر دستک نہیں دیتی۔ (شعب الایمان بیہقی: ۲۲۶۸... مشکوٰۃ المصابیح: ۲۱۸۱)

اس سورت کے تحت علامہ قرطبی علیہ الرحمہ نے ایک نہایت دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ایک مہلک مرض سے دوچار تھے اور یہی آگے چل کر ان کے لیے وجہِ وصال بھی بنا۔ ایک روز امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ عیادت کی غرض سے آئے تو دونوں کے مابین گفتگو کا آغاز یوں ہوا۔

عثمان: آپ کی بیماری کا سبب کیا ہے؟

ابن مسعود: میرے گناہ دراصل میری بیماری کا سبب ہیں۔

عثمان: آپ کی آخری خواہش کیا ہے؟

ابن مسعود: بس اللہ کے رحم وکرم کا خواستگار ہوں۔

عثمان: کیا میں آپ کے لیے کوئی طبیب بلادوں؟

ابن مسعود: طبیب ہی نے تو مجھے بیمار کرر کھا ہے۔

عثمان: کیا میں بیت المال سے کچھ پیسے آپ کے لیے بھیجوادوں؟

ابن مسعود: نہیں، شکریہ، اُسکی کوئی ضرورت نہیں۔

عثمان: لیکن میں سمجھتاہوں کہ وہ پیسے اگر آپ کے نہیں تو (بعداز وصال) آپ کے اہل خانہ کے ضرور کام آئیں گے۔

ابن مسعود: کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میرے وصال کے بعد میری بچیاں کسی طرح کے اِفلاس واحتیاج کا شکار ہوجائیں گی۔ اللہ نے چاہا تو ایسا ہرگز نہ ہوگا؛ کیوں کہ میں نے ہررات بچیوں کو سورۂ واقعہ کے پڑھنے کی ہدایت کردی ہے۔ اور میں نے پیارے آقا رحمت سراپا ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ 'جو ہر رات سورۂ واقعہ پڑھ لے، وہ کبھی محتاج ومفلس نہ ہوگا'۔ (تمہید امام قرطبی:۲۶۹۵۔۔۔ابن کثیر، سورۂ واقعہ:۴۲۲)

[اس واقعہ کے راوی حضرت ابوظبیہ بھی اس سورت کو بلاناغہ پڑھاکرتے تھے]

ایک ایسے وقت میں جب کہ اُمت مسلمہ طرح طرح کے چیلنجوں سے دوچار ہے، کیا یہ اچھا نہ ہوتا کہ ہم بلاناغہ اس سورت کو خود بھی پڑھیں اور اپنے اہل خانہ کو بھی اس کے پڑھنے کی تاکیدی ہدایت کریں، تاکہ غربت و اِفلاس کے گھنے سایوں سے سدا اُن کی حفاظت ہوتی رہے۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ

رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ

بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ

الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ

السّٰبِقُوْنَ ۚۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰى

سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ

عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكۡوَابٍ وَّ اَبَارِيۡقَ ۙ وَ كَاۡسٍ

مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَ لَا يُنۡزِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ

فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا

يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوۡرٌ عِيۡنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَكۡنُوۡنِ ﴿۲۳﴾

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا وَّ لَا

تَاۡثِيۡمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيۡلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۙ مَاۤ

اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ﴿۲۷﴾ فِيۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلۡحٍ

مَّنۡضُوۡدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ

فَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّ لَا مَمۡنُوۡعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ

مَّرۡفُوۡعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُنَّ

اَبۡكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ

الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۴۰﴾ وَ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۬

مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِیْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِیْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ

یَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِیْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

مُتْرَفِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ﴿۴۶﴾ وَ

كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَىِٕذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَ

الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ

شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾

فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ

الْهِیْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ

فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ

تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ

الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ

اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ

عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَیْتُمْ

مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا

لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ

الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ

الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ

اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا

لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ

بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ

لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌۙ۝۷۷ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍۙ۝۷۸ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا

الْمُطَهَّرُوْنَؕ۝۷۹ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝۸۰ اَفَبِهٰذَا

الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَۙ۝۸۱ وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ

تُكَذِّبُوْنَ۝۸۲ فَلَوْ لَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَۙ۝۸۳ وَ اَنْتُمْ

حِيْنَىٕذٍ تَنْظُرُوْنَۙ۝۸۴ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ

لَّا تُبْصِرُوْنَ۝۸۵ فَلَوْ لَاۤ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَۙ۝۸۶

تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝۸۷ فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ

الْمُقَرَّبِيْنَۙ۝۸۸ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ۬ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ۝۸۹ وَ اَمَّاۤ

اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِۙ۝۹۰ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ

الْيَمِيْنِؕ۝۹۱ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَۙ۝۹۲

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍۙ۝۹۳ وَّ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ۝۹۴ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

حَقُّ الْيَقِيْنِۚ۝۹۵ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۠۝۹۶

سورۂ جمعہ کی اہمیت و فضیلت

سورۂ جمعہ قرآن پاک کی باسٹھویں سورت ہے۔ یہ مفصل سورتوں میں سے ایک ہے، جس کے بارے میں تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے مفصَّلات کے ذریعہ جملہ آسمانی کتابوں اور پیغمبران عظام پر فضیلت بخشی گئی ہے۔

حدیث: حضرت واصلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے مفصلات کے ذریعہ عزت وفضیلت دی گئی ہے۔(شعب الایمان بیہقی: ۲۲۵۷۔۔۔معجم طبرانی:۱۶۹۱۷)

اِسلام کے اندر جمعہ کے دن کو بھی بڑی اہمیت اور فضیلت وعظمت حاصل ہے۔

حدیث: میں آتا ہے کہ تمھارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن وفات ہوئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، کیوں کہ اس دن کثرت سے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جب بھی کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کے فارغ ہونے سے پہلے وہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کیا گیا، کیا آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے جسموں کو حرام کر دیا ہے، پس اللہ کا نبی (اپنے مزار میں) زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے۔(سنن ابن ماجہ:۱۶۳۷)

حدیث: میں آیا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، مسواک کرے، اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ لگائے اور اچھا لباس پہنے، پھر گھر سے نکل کر مسجد کی طرف آئے، پھر لوگوں کی گردنوں کو پھاندتا ہوا آگے نہ جائے، پھر اللہ کی توفیق سے نفل پڑھتا رہے اور جب امام خطبہ دینے کے لیے آئے تو خاموشی سے بیٹھ جائے تو اس کا یہ عمل کفارہ بن جائے گا ان کوتاہیوں اور غفلتوں کا جو گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک اس سے سرزد ہوئی ہیں۔(صحیح بخاری:۹۱۰۔۔۔ سنن ابن ماجہ:۱۰۹۷)

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا
مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ
الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲﴾
وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ
لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ
اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَ لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ
اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ
مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا
نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ
ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾ فَاِذَا
قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ
اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا رَاَوْا
تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا اِنْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

سورۂ ملک کی اہمیت و فضیلت

سورۂ ملک قرآن مجید کی سر سٹھویں سورت ہے۔ اس سورت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بابت ارشاد فرمایا: 'میں چاہتا ہوں کہ یہ سورت ہر مومن کے دل میں ہو'۔ (معجم کبیر طبرانی:۱۱۴۵۱)

حدیث: 'قرآن مجید کے اندر تیس آیات پر مشتمل ایک سورت ہے، جو کل قیامت کے دن اپنے پڑھنے والی کی اس وقت تک شفاعت کرتی رہے گی، جب تک وہ پورا بخش نہ دیا جائے۔ یہ سورت 'تبارک الذی بیدہ الملک' ہے۔(سنن ابوداؤد:۱۴۰۰)

حدیث: ایک دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ 'قرآن میں ایک سورت ہے، جس کی آیتوں کی تعداد تیس ہے، یہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی رہے گی، یہاں تک کہ اسے جنت میں جانے کا پروانہ مل جائے گا'۔ یہ سورت کوئی اور نہیں 'سورۂ ملک' ہے۔ (معجم صغیر طبرانی: ۴۹۰۔۔۔شعب الایمان:۲۲۷۸)

حدیث: سورۂ ملک حفاظت کرنے والی، نجات دینے والی اور قبر کے عذاب سے بچانے والی سورت ہے۔(مصنف عبدالرزاق:۶۰۲۵۔۔۔مستدرک حاکم:۳۸۳۹)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص سے کہا: آمیں تجھے ایک ایسا تحفہ دوں کہ تو خوش ہو جائے، تبارک الذی الخ پڑھا کر اور اسے اپنے اہل و عیال کو اولاد کو، گھر کے بچوں کو اور پڑوسیوں کو سکھا، یہ سورت نجات دلانے اور شفاعت کرنے والی ہے۔ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی طرف سے اللہ سے سفارش کرے گی اور اسے عذاب دوزخ سے بچالے گی اور عذاب قبر سے بھی۔(مسند عبدبن حمید:۶۰۳)

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُۙ۟﴿۱﴾

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ

عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُۙ﴿۲﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ

الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ

یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ﴿۴﴾ وَ لَقَدْ زَیَّنَّا

السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا

لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۵ وَ لِلَّذِيْنَ

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۶ اِذَاۤ اُلْقُوْا

فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ هِيَ تَفُوْرُ ۷ۙ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ

الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

نَذِيْرٌ ۸ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ

اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۹ وَ قَالُوْا لَوْ

كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْۤ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۱۰

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۱۱ اِنَّ

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ

كَبِيْرٌ ۱۲ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

الصُّدُوْرِ ۱۳ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ

الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا

فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ

مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ

فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ

صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ

شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ

مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ

هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّ

نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ

سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ

جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا

تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ

اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ

كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ

اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ

یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ

اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا

فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

{چہار قل شریف}

سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۠﴿۶﴾

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠﴿۴﴾

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

{چہل ربّنا}

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾ (2:127)

رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾ (2:128)

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (2:201)

رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۵۰﴾ؕ (2:250)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا (2:286)

رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ

مِنۡ قَبۡلِنَا (2:286)

رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعۡفُ عَنَّا ۏ

وَاغۡفِرۡ لَنَا ۏ وَ ارۡحَمۡنَا ۏ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى

الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۸۶﴾ (2:286)

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَ هَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ

رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ﴿۸﴾ (3:8)

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۹﴾ (3:9)

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

(3:16)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ (3: 53)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ (3:147)

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ (3:191)

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ (3:192)

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا (3:193)

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ (3:193)

رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ (3:194)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ (5:83)

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ (5:114)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ (7:23)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ (7:47)

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ (7:89)

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ (7:126)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ نَجِّنَا

بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ (10:85-86)

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ وَ مَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ

مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ (14:38)

رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ (14:40)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ

الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (14:41)

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

(18:10)

رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ (20:45)

رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ (20:50)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ (23:109)

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾ (25:65-66)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (25:74)

رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾ (35:34)

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۷﴾ (40:7)

رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَ مَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىٕذٍ

فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ (40:8-9)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا

تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ

رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾ (59:10)

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾

(60:4)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾ (60:5)

رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٨﴾

(60:8)

الدعاء والفاتحة

دعابرائے مرحومین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا **مُحَمَّدٍ** وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ○ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○ وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَذُنُوْبَ وَالِدِيْنَا وَمَشَائِخِنَا وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً○ وَبِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً○ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْاِيْمَانِ○ وَزَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ ○ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ ○ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ **ثُمَّ اِلٰی اَرْوَاحِ** مَنْ قَرَأْنَا لَهُمْ وَتَلَوْنَا الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ لِاَجَلِهِمْ وَجِهَتِهِمْ مَنْ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِمْ

وَبِاَسْمَائِهِمْ مرحوم کانام وَغَنِیٌّ عَنَّا اِذَا سَمَّیْنٰهُمْ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَسْكِنْهُمْ فِی الْجَنَّةِ تین مرتبہ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئٰتِهِمْ وَاحْشُرْهُمْ مَعَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانُوْا مُحْسِنِیْنَ فَزِدْهُمْ اِحْسَاناً وَاِنْ كَانُوْا مُسِیْئِیْنَ فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِهِمْ وَاَلْقِ فِیْهِمُ الْاَمْنَ وَالاَمَانَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَبْرَهُمْ رَوْضَةً مِّنْ رِّیَاضِ الْجِنَانِ وَلَا تَجْعَلْ قَبْرَهُمْ حُفْرَةً مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ ثُمَّ اِلٰی اَرْوَاحِ اَهْلِ الْمَعْلٰی وَالْبَقِیْعِ وَجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَفِی الْقَبْرِ مُؤْنِساً وَفِی الْقِیَامَةِ شَفِیْعاً وَعَلَی

الصِّرَاطِ نُوْرًا وَفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّحِجَاباً وَّاِلَى الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيْلًا وَّ اِمَامًا ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

الْفَاتِحَهُ

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

مسنون اَذکار واَدعیہ

سیدُ الاِستِغفار (جنتی بنانے والے کلمات)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

حدیث: 'جو شخص مذکورہ بالا اِستغفار یقین قلب کے ساتھ دن میں پڑھ لے، اگر اس دن شام سے پہلے مرتا ہے تو سیدھے جنت میں جائے گا، اور اگر رات میں پڑھ لے اور صبح سے پہلے مرجائے تو بھی جنتی ہو گا۔ (صحیح بخاری:۶۳۰۶)

اسے 'سید الاستغفار' کہا جاتا ہے۔

بلند ترین ذکر

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ۝

حدیث: 'حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کلمہ 'لا الہ الا اللہ سب سے زیادہ فضیلت والا ہے'۔(جامع ترمذی::۳۶۰۷)

حدیث: 'حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی بندہ کبائر سے اجتناب کرتے ہوئے اخلاص سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ (کلمہ توحید) عرش تک پہنچ جاتا ہے'۔(جامع ترمذی:۳۸۲۴)

حدیث: 'حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (دنیا میں) جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوا، وہ جنت میں داخل ہو گیا'۔(سنن ابوداؤد:۳۱۱۴)

کلمہ تہلیل کی فضیلت کی حکمت یہ ہے کہ یہ کلمہ توحید ہے اور توحید جیسی کوئی چیز نہیں۔ یہ کلمہ کفر و ایمان کے درمیان حد فاصل ہے۔ دل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ جوڑنے والا، غیر اللہ کی سب سے زیادہ نفی کرنے والا، تزکیہ نفس میں سب سے زیادہ موثر، باطن کی صفائی میں سب سے زیادہ قوی، خیالات کو نفس کی خباثت سے سب سے زیادہ دور کرنے والا اور شیطان کو سب سے زیادہ دفع کرنے والا ہے۔

اگر اللہ توفیق دے تو روزانہ سو مرتبہ ضرور پڑھ لیا کریں، اور آخر میں ایک بار محمّدٌ رسُولُ اللّٰہِ بھی کہہ لیں۔

ایک عمل جو آپ کو سب سے بہتر بنادے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ ۔ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ ، وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○

حدیث: ’جو شخص مذکورہ بالا کلمات دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا، سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی، سو گناہ مٹا دیے جائیں گے، اور اس کا یہ ذکر رات تک شیطان کے خلاف ڈھال بنا رہے گا، نیز اس دن اِس شخص کے برابر کسی کا عمل نہ ہوگا، مگر یہ کہ کوئی شخص یہی ذکر اِس سے زیادہ کرے!‘۔ (صحیح بخاری: ۳۲۹۳۔۔۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۹۸)

سمندر کی جھاگ برابر گناہ بھی ہوں تو معاف

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ ۔ لَهُ الۡمُلۡكُ ، وَلَهُ الۡحَمۡدُ ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ، لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ ○

حدیث: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’جو شخص بستر پر آنے کے وقت مذکورہ کلمات پڑھ لے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان: ۵۵۲۸)

بازار میں دس لاکھ کمانے کا نسخہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

حدیث: ’جو شخص مارکیٹ (بازار) میں داخل ہوتے وقت مندرجہ بالا کلمات کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے، اور دس لاکھ درجے بلند کر دیتا ہے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق مستزاد یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر فرما دیتا ہے‘۔ (سنن ترمذی: ۳۴۲۸)

آؤ جنت میں پیڑ لگائیں

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ○

حدیث: ’جو شخص مندرجہ بالا کلمات دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھ لے، اس کے

سارے گناہ بخش دیے جائیں گے، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں!'۔ (صحیح بخاری:۶۰۴۲۔۔۔صحیح مسلم:۴۸۵۷)

حدیث: ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ 'جو شخص ایک بار سبحان اللہ وبحمدہٖ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیتا ہے'۔(مسند بزّار:۲۴۶۸۔۔۔صحیح ابن حبّان:۸۲۶)

حدیث: 'نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک مرتبہ صحابہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیا میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین کلام کی خبر نہ دے دوں؟ عرض کی گئی، ضرور یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے'۔(صحیح مسلم:۲۷۳۱)

حدیث: 'ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ سرکارِ اقدس علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص پر قیام اللیل (نماز تہجد) بھاری ہو، یا وہ مال خرچ کرنے میں بخل کا شکار ہو، یا دشمن سے جہاد کرنے میں بزدل ہو، تو وہ سبحان اللہ وبحمدہٖ کہے، کیوں کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو اپنی راہ میں خرچ کیے جانے والے سونے کے پہاڑ سے بھی زیادہ پیارے ہیں'۔ (الترغیب والترہیب منذری:۲۰۸)

حدیث: 'حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت یوں بھی آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ وبحمدہ آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتے ہیں'۔ (صحیح مسلم:۲۲۳)

نوٹ: یاد رہے کہ جن حدیثوں میں اس طرح گناہ معاف کیے جانے کی بات کی جاتی ہے، اس سے مراد گناہِ صغیرہ ہوتے ہیں، گناہِ کبیرہ کی معافی کے لیے بارگاہِ الٰہی میں رجوع اور توبہ

نصوح ضروری ہے؛ نیز اس بات کا عہد کہ دوبارہ ایسے گناہ کے قریب نہ جائے گا، اور اس سے بچنے کی حتی المقدور کوشش کرے گا۔ یا اس سے وہ گناہ مراد ہوتے ہیں جو اُس گناہ گار اور پروردگار کے درمیان ہوں، رہی بات ان گناہوں کی جن میں کسی بندے کی حق تلفی کی گئی ہو، تو وہ اسی وقت معاف ہوں گے جب بندہ اپنی طرف سے اس کے لیے معاف کر دے۔ یوں ہی جو حقوق اللہ قابل اَدا ہیں ان کو اَدا کرنا ضروری ہے جیسے نماز، روزہ، اور زکوٰۃ وحج وغیرہ کہ ان کی قضا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ چڑیاکوٹی

برگزیدۂ خلائق بنانے والا عمل

حدیث: ’’فقراے مدینہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! مالدار لوگ روزہ ونماز تو ہماری ہی طرح کرتے ہیں، لیکن چوں کہ ان کے پاس مال ودولت ہے تو وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں نیز لوگوں کی گردنیں آزاد کراتے ہیں (جب کہ ہم اپنی غربت کی وجہ سے ایسا نہیں کرپاتے۔ یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد تم مندرجہ ذیل تسبیح پڑھو تمھاری نیکیاں ان سے بڑھ جائیں گی اور تم سے بس وہی آگے بڑھ سکتا ہے جو تمھارے مثل عمل کرے‘‘۔ (صحیح مسلم: ۱۳۸۰۔۔۔ سنن ترمذی: ۴۱۲)

سُبْحَانَ اللّٰهِ (۳۳/ مرتبہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳/ مرتبہ)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۳۴؍مرتبہ)

نیز درجِ ذیل کلمات پڑھ کر سو(۱۰۰) کاعدد پورا کرے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ ، وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

عرفِ عام میں اس ذکر کو **'تسبیح فاطمہ'** کے نام سے جانا جاتا ہے۔

حدیث: 'ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد مندرجہ بالا کلمات پڑھ لے تو اس کی خطاؤں کو معاف کردیا جاتا ہے خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں'۔(صحیح مسلم:۱۴۲۶)

لوٹ لو، لوٹ لو، رحمتیں لوٹ لو

سُبْحَانَ اللّٰہِ ○

حدیث: 'حضرت سعد بیان کرتے ہیں کہ ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکی کمائے؟ مجلس میں بیٹھا ہوا ایک شخص پوچھ پڑا یا رسول اللہ! ایک ہزار نیکی کیسے کمائی جائے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص مندرجہ بالا تسبیح پڑھے، اس کے لیے ایک ہزار نیکی تحریر کی جائے گی اور اس سے ایک ہزار خطا کو دور کردیا جائے گا'۔(صحیح مسلم:۲۶۹۸۔ ترمذی:۲؍۱۸۴)

میزان کو بھرنے والا عمل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ○

حدیث: ’’حضرت ابومالک اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مندرجہ بالا کلمہ میزان (ترازو) کو بھر دیتا ہے‘‘۔(صحیح مسلم:۲۲۳)

مکہ میں سو اُونٹ ذبح کرنے کے برابر ثواب

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○

حدیث: ’’حضرت ابواُمامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مندرجہ بالا کلمے کو سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنا مکہ معظمہ میں اللہ کی راہ میں ذبح کیے گئے سو اونٹوں کے برابر ہے‘‘۔(مجمع الزوائد ہیثمی:۹۰تا۹۲)

تسبیح، تحمید اور تکبیر کو ایک ساتھ پڑھنے کی جو فضیلت احادیث میں وارد ہے وہ تو ہے ہی، علاوہ بریں ان کو الگ الگ پڑھنے کے بھی بڑے فضائل ہیں۔

جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ○

حدیث: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: 'کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی رہنمائی نہ کروں؟۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ضرور فرمائیں۔ تب آپ نے مندرجہ بالا کلمات اِرشاد فرمائے۔ (صحیح مسلم:۱۷۰۴)

حدیث: ایک حدیث میں یوں بھی وارد ہے کہ لاحول ولاقوۃ اِلاباللہ کے اندر ننانوے بیماریوں سے شفا ہے، جن میں کم سے کم یہ ہے کہ بندے کو حزن وغم، اور اضطراب وبے چینی سے نجات مل جاتی ہے'۔ (مسند اسحق بن راہویہ:۵۴۱۔۔۔ مستدرک حاکم:۱۹۹۰)

حدیث: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انھیں نبی کریم علیہ السلام کی خدمت کی غرض سے آپ کے پاس بھیج دیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں نماز پڑھ رہا تھا، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنے قدم مبارک سے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: کیا میں تمھیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کی، کیوں نہیں۔ تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ 'لاحول ولاقوۃ الاباللہ' ہے۔ (جامع ترمذی:۱۰۰۳)

حدیث: معجم کبیر طبرانی میں ایک روایت یوں آئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معراج کی شب میرا حضرت ابراہیم کے پاس سے گزر ہوا، تو انھوں نے جبرئیل سے میری بابت پوچھا، پھر مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا: آپ اپنی اُمت کو جنت میں زیادہ سے زیادہ پودے لگانے کا حکم دیں؛ کیوں کہ اس کی مٹی پاکیزہ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے

پوچھاکہ جنت کے پودے کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔ (معجم کبیر طبرانی:۳۸۰۱)

قرآن کے بعد سب سے افضل کلام

سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ○

احادیث طیبہ میں مندرجہ ذیل کلمات کی بڑی فضیلت آئی ہے، بلکہ قرآن کے بعد اسے افضل الکلام کہا گیا ہے، اور کیوں نہ ہو کہ یہ کلمات قرآن ہی سے ماخوذ ہیں۔

حدیث: مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مندرجہ بالا کلمات کا پڑھنا مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر آفتاب طلوع کرے (یعنی دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے)۔ (صحیح مسلم:۲۶۹۵)

حدیث: نبی محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی ڈھالوں کو سنبھالو۔ عرض کی گئی یارسول اللہ! دشمن کے مقابلے کی خاطر، جو سر پر آچکا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنم کی آگ سے ڈھال سنبھالو، اور تم یوں کہو: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کیوں کہ یقینا یہ کلمات روزِ قیامت نجات دہندہ بن کر تمھارے آگے آئیں گے اور یہ باقی رہنے والے نیک اعمال ہیں۔ (سنن کبریٰ نسائی:۱۰۶۱۷)

حدیث: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! مال دار لوگ اَجر و ثواب لے گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مالوں کے

ساتھ صدقہ کرتے ہیں۔ یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’کیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے وہ کچھ نہیں بنایا جو کہ تم صدقہ کرو؟، پھر فرمایا: بلاشبہہ ہر تسبیح صدقہ ہے۔ ہر تحمید صدقہ ہے۔ ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے‘۔(صحیح مسلم:۱۰۰۶)

حدیث: ایک روایت میں یوں بھی وارد ہوا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’شب معراج میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی تو انھوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی اُمت کو میرا اسلام کہیے اور انھیں بتلائیے کہ جنت‘ پاکیزہ مٹی اور شیریں پانی والی ہے مگر درختوں سے خالی زمین ہے اور یقینا اس کے پودے سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں‘۔(جامع ترمذی:۳۶۹۳)

ہاتھوں کو بھلائیوں سے بھرنے والی دعا

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ، وَ اَللهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○

حدیث: ’حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! میں قرآن سے کچھ بھی لینے (یعنی پڑھنے) کی استطاعت نہیں رکھتا۔ مجھے کوئی ایسی چیز سکھلائیے جو مجھے (قرآن کریم کے پڑھنے سے) کفایت کر جائے۔ تو آپ نے مذکورہ بالا کلمات پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تم کہو:

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ۔

چنانچہ جب وہ کھڑا ہوا تو اس نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ نبی رحمت علیہ السلام نے فرمایا: اس نے اپنے ہاتھوں کو خیر سے بھر لیا ہے'۔ (سنن ابوداؤد ۳۸۲۷)

حدیث: اور مسلم شریف کی روایت میں یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:۔۔۔ 'بلاشبہہ یہ کلمات تمھارے لیے تمھاری دنیا وآخرت (کی بھلائیوں) کو سمیٹے ہوئے ہیں'۔ (صحیح مسلم: ۲۶۹۶)

میزان پر ایک بہت وزنی عمل

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ○

حدیث: ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سرِ صبح حجرے سے نکلے، اور میں نمازِ فجر میں مشغول تھی۔ چاشت کے وقت جب آپ واپس تشریف لائے تو میں ابھی تک اپنی جگہ بیٹھی محو عبادت تھی۔ آپ نے پوچھا: کیا جس حال میں میں تمھیں چھوڑ کر گیا تھا تم اسی حالت پر ابھی تک تھی، میں نے کہا: جی ہاں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: 'جس وقت میں یہاں سے نکلا، میں نے مذکورہ بالا چار کلمات (تین مرتبہ) پڑھ لیے تھے، اور وہ تمھارے اس جگہ پر بیٹھ کر اتنی دیر تک کی عبادت سے کہیں زیادہ وزن دار ہیں۔ (صحیح مسلم: ۴۹۰۵۔۔۔ سنن ابوداؤد: ۱۵۰۵)

گناہوں سے گلوخلاصی

سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ اَشۡهَدُ اَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُكَ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡكَ ○

حدیث: جو شخص کسی مجلس یا محفل میں بیٹھے، اور وہاں کچھ لایعنی اور بے مقصد باتیں بھی ہوجائیں (جو بالآخر گناہ ووبال کا باعث بنیں)، پھر اگر وہ وہاں سے اُٹھنے سے پہلے مندرجہ بالا کلمات پڑھ لے تو اس مجلس میں ہوئی اس کی جملہ تقصیرات (کوتاہیاں) معاف کردی جائیں گی۔ (سنن ترمذی:۳۴۳۳۔۔۔سنن ابوداؤد:۴۸۶۱)

اور سارے گناہ معاف ہوگئے

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ ○

حدیث: جو شخص مندرجہ بالا استغفار پڑھ لے، اس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے، خواہ وہ کافروں کے خلاف لڑی جانے والی جنگ سے بھاگ کھڑا ہی کیوں نہ ہوا ہو۔ (سنن ترمذی:۳۵۷۷۔۔۔سنن ابوداؤد:۱۵۱۷)

درخت کے پتّوں برابر بھی گناہ ہوں تو معاف

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الۡعَظِیۡمَ الَّذِیۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ۔

حدیث: جو شخص مندرجہ بالا استغفار سونے سے قبل تین مرتبہ پڑھ لے، اس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے، خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ، یا درخت کے پتوں، یا ریت کے ذرّوں، یا کائنات کے دنوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔(سنن ترمذی:۳۳۹۷۔۔۔مسند احمد بن حنبل:۱۱۰۸۹)

غموں کی دھوپ سے نجات

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

حدیث: جو شخص مندرجہ بالا دعا صبح وشام سات مرتبہ پڑھ لے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے لیے کافی ہوجائے گا، دونوں جہان کے غم وآلام سے اس کو نجات دے دے گا، اور اس کے بڑے بڑے اہم معاملات کو آسان کردے گا۔(سنن ابوداؤد:۵۰۸۱)

ایک دوسری روایت کے مطابق اس دعا کو پڑھ لینے والا کبھی بے سکونی، پریشانی، اور کسی طرح کی فکرمندی کا شکار نہ ہوگا۔

ایک خاص ذکر جس کی جزا خدا خود دے گا

یَارَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِی لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ ○

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے مندرجہ بالا کلمات

پڑھے، جس کی سماعت کراماً کاتبین کو بڑی عظیم معلوم ہوئی، اور وہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ اس کا اَجر کیسے اور کتنا لکھیں، چناں چہ وہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ اے پروردگار! تیرے ایک بندے نے (تیری حمد و ثنا میں) کچھ ایسے کلمات کہے ہیں جن کا اَجر و ثواب ہمیں پتا نہیں کہ کتنا لکھیں۔

اللہ عزوجل نے -ہر چند کہ وہ سب کچھ جانتا ہے- ان سے پوچھا کہ میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ بولے کہ مولیٰ! اس نے یا رب لک الحمد ۔۔۔ الخ پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے جیسا میرے بندے نے پڑھا ہے تم اسے ویسے ہی لکھ لو، جب وہ مجھ سے ملے گا تو میں اس کا اسے بھرپور اجر و بدلا عطا کروں گا۔ (سنن ابن ماجہ: ۳۸۰۱۔۔۔ شعب الایمان بیہقی: ۴۰۷۷)

ایک عمل، جو قیامت میں بات بنادے

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا ۝

حدیث: روایتوں میں آتا ہے کہ اللہ جل مجدہ نے اپنے اوپر یہ لے لیا ہے کہ جو شخص مذکورہ بالا کلمات صبح و شام پڑھ لیا کرے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن اس کو خوش کردے گا۔ (سنن ابن ماجہ: ۳۸۷۰)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔ (ابوداؤد: ۲۱۴)

ستر ہزار فرشتوں کی دعا حاصل کیجیے!

حدیث: جو شخص مندرجہ ذیل استعاذہ صبح کے وقت تین مرتبہ کرلیا کرے، ساتھ سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھ لے، اللہ ستر ہزار فرشتے اس پر متعیّن فرمادے گا جو شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے۔ اور اگر وہ اس دن مرتا ہے تو شہادت کی موت اس کا مقدر بنے گی۔ یوں ہی جو شخص اسے شام میں پڑھ لیا کرے تو صبح تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔ اور اگر اس رات میں مرے تو شہادت کی موت پائے۔(سنن ترمذی:۲۹۲۲)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ (تین مرتبہ)

سورۂ حشر کی آخری تین آیات

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

ایک جامع پیغمبرانہ دُعا!

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وٰالِهٖ وَسَلَّمَ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وٰالِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ۝

حدیث: حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت سی دعائیں مانگا کرتے تھے، مگر ان میں بہت سی ہمیں یاد نہ رہتی تھیں۔ ایک دن ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ بہت سی دعا فرماتے ہیں مگر وہ ہمیں یاد نہیں رہ پاتیں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایک ایسی جامع دعا نہ بتادوں جو ان ساری دعاؤں کو شامل ہو۔ پھر آپ نے مذکورہ بالا دعا تعلیم فرمائی۔

(سنن ترمذی: ۳۵۲۱)

جہنم سے آزادی!

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ، اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ،

وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ،

وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ o

حدیث: اگر کوئی شخص مندرجہ بالا دعا دن یا رات میں ایک مرتبہ پڑھ لے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا ایک چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد کردے گا۔ اگر دو بار پڑھے تو آدھا حصہ۔ اگر تین مرتبہ پڑھے تو تین چوتھائی حصہ۔ اور اگر چار دفعہ پڑھ لے تو اس کا پورا حصہ مکمل طور پر جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔ (سنن ابوداؤد: ۵۰۶۹)

آتش دوزخ سے نجات!

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِی مِنَ النَّارِ o

حدیث: جو شخص مذکورہ بالا دعا بعد نمازِ مغرب سات (۷) مرتبہ پڑھ لے، اور اسی رات اس کا انتقال ہوجائے تو اس کے حق میں جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ یوں ہی اگر کوئی شخص اسے بعد نماز فجر سات (۷) دفعہ پڑھ لے اور دن میں کسی وقت فوت ہو تب بھی اسے جہنم سے نجات مل جائے گی۔ (سنن ابوداؤد: ۵۰۷۹ ۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۱۸۰۵۳)

حدیث: روایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ اگر کوئی شخص (کسی وقت) تین مرتبہ آتش جہنم سے آزادی کی دعا مانگے، تو جہنم بذاتِ خود بارگاہِ الٰہی میں التجا کرتی ہے کہ اے پروردگار! اس شخص کو مجھ سے دور اور اپنی پناہ میں رکھ۔ (سنن ترمذی: ۲۵۷۲ ۔۔۔ ابن ماجہ: ۴۳۴۰)

یوں مشکلات کے چنگل سے باہر آسکتے ہیں!

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o

حدیث: جو شخص مندرجہ بالا دعا صبح کے وقت تین (۳) مرتبہ پڑھ لے، شام تک ہر طرح کی آفات وبلیات سے محفوظ رہے گا۔ یوں ہی جو کوئی اسے تین (۳) مرتبہ شام میں پڑھ لے، صبح تک کسی بھی ناگہانی مصائب ومشکلات کا شکار نہ ہوگا۔ (سنن ترمذی: ۳۳۸۸)

چوبیس گھنٹے حفاظتِ الٰہی کے سائے میں!

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ، اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ ، وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ o

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ مندرجہ بالا کلمات صبح وشام پڑھ لیا کریں۔ (سنن نسائی: ۱۰۴۰۵۔۔۔ مستدرک: ۲۰۰۰)

حدیث: نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی فکر وغم لاحق ہوتا تو آپ مذکورہ بالا کلمات کا پہلا ٹکڑا پڑھا کرتے تھے۔ (مستدرک حاکم: ۱۸۷۵۔۔۔ الدعوات الکبیر بیہقی: ۱۷۰)

ہر وقت شکر گزار بنے رہیے!

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ ؀

حدیث: جو شخص مندرجہ بالا دعا صبح میں پڑھ لے، سمجھ لیں اس نے اُس دن کا شکریہ اَدا کردیا۔ اور جو شخص شام کو پڑھ لے، اس نے گویا رات کا شکریہ اَدا کردیا۔ (سنن ابوداؤد: ۵۰۷۳)

ایسا عمل جو ستر فرشتوں کے قلم بوجھل کردے!

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ ؀

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مندرجہ بالا کلمات ایک مرتبہ پڑھ لے، اللہ

سبحانہ وتعالیٰ ستر فرشتوں کو حکم دے گا کہ ایک ہزار دن تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہیں۔ (مسند شامیین:۲۰۷۰۔۔۔معجم اوسط طبرانی:۲۳۵۵)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا۔۔۔۲۸۶ (سورۂ بقرہ:۲/۲۸۶)

اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما۔۔۔

وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْاَمِيْنِ الْحَلِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ، طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَقُوْتِ الْاَرْوَاحِ وَغِذَائِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنے، سنت وشریعت کی بھرپور پاسداری کرنے، لمحے لمحے کو طاعت وبندگی سے آباد رکھنے، کثرت سے ذکرواِستغفار کرنے، اپنی مقدس بارگاہ میں ٹوٹ کر جھکنے، اور ہر کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید الاوّلین والآخرین ﷺ

دعا گو ودعا جو: **محمد اَفروز قادری چریاکوٹی**